سرورِ کائنات ﷺ کے

طالب الہاشمی

حضرت مُعَیقِیب بن ابی فاطمۃ الدوسیؓ

خاتم بردارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

بعثت نبویؐ کے ابتدائی زمانے میں اللہ کے جن سعید الفطرت بندوں نے کسی تامل کے بغیر دعوتِ توحید پر لبیک کہا اور راہِ حق میں ہر قسم کے مصائب و آلام خندہ پیشانی سے برداشت کیے اللہ تعالیٰ نے انہیں السّابِقُونَ الْاَوَّلُون کا لقب دے کر کھلے لفظوں میں اپنی خوشنودی اور جنت کی بشارت سے نوازا۔ قبولِ حق میں سبقت کرنے والے ان نفوسِ قدسی کا درجہ ان تمام اصحاب سے بلند ہے، جو ان کے بعد شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔ سابقون الاوّلون کی مقدس جماعت میں جہاں مکہ کے چند نیک فطرت اصحاب تھے وہاں کچھ ایسے غریب الدیار لوگ بھی تھے جو کسی مجبوری یا ضرورت (غلامی یا تلاشِ روزگار) کے باعث مکہ میں آ بسے تھے۔ مُعَیقِیب بن ابی فاطمہؓ ایک ایسے ہی جوان صالح تھے، جو رہنے والے تو یمن کے تھے اور قبیلہ ازد کی ایک شاخ بنودوس سے تعلق رکھتے تھے لیکن تلاش روزگار کے سلسلے میں بنوعبد شمس کے حلیف بن کر مکہ میں اقامت اختیار کر لی تھی۔ تمام ارباب سیر کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ حضرت معیقیبؓ دعوت توحید (بعثت نبوی) کے بالکل ابتدائی زمانے میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن قبول اسلام کے بعد غزوۂ خیبر (اوائل ۷ ہجری) تک ان کی زندگی کہاں اور کیسے گزری، اس کے بارے میں اہل سیر میں بہت اختلاف ہے۔ اتنے عظیم المرتبت صاحب رسول جو نہ صرف سابقون الاوّلون کی مقدس جماعت کے ایک معزز رکن تھے بلکہ جن کو خاتم بردارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا مہتم بالشان شرف بھی حاصل ہوا، ان کے

بارے میں اہل سیر کے مختلف بیانات فی الواقع تعجب خیز ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ چودہ صدیوں کے بعد ان کی چھان پھٹک کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ اس لیے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص روایت پر انحصار کرنے کی بجائے ہر قسم کی روایات بیان کردی جائیں۔

حضرت معیقیبؓ کے سلسلۂ نسب کے بارے میں تمام کتب سیر خاموش ہیں۔ صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ وہ ابی فاطمۃ الدوسی کے فرزند تھے۔ ظاہر ہے کہ ''ابی فاطمہ'' ان کے والد کی کنیت تھی اصل نام کسی نے بیان نہیں کیا۔ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ (اوائل بعثت میں) وہ مکہ میں اسلام لائے اور پھر اپنے وطن واپس چلے گئے لیکن حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اور حافظ ابن عبد البرؒ نے لکھا ہے کہ وہ مکہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور دوسری ہجرت حبشہ (۶ بعد بعثت) میں شریک ہوئے۔ جمہور اہل سیر نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔ قبول اسلام کے بعد حضرت معیقیبؓ بھی دوسرے اہل حق کی طرح مشرکین قریش کے ظلم وستم کا ہدف بن گئے۔ ۵ بعد بعثت میں حضورؐ کے ایماء پر مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت نے حبش کی طرف ہجرت کی۔ اگلے سال (۶ بعد بعثت میں) مظلوم اہل حق کا ایک بڑا قافلہ ہجرت کر کے حبش پہنچا حضرت معیقیبؓ بھی اس قافلے میں شامل تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ وہ غزوہ بدر سے پہلے حبش سے واپس آ گئے اور بدر سے لے کر تبوک تک تمام غزوات میں سرورِ عالم علیہ وسلم کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا اور بیعت رضوان میں بھی شریک ہوئے لیکن ابن ہشام اور بہت سے دوسرے اہل سیر کا بیان ہے کہ حضرت معیقیبؓ مہاجرین حبشہ کی ایک جماعت کے ساتھ اس وقت حبش سے مدینہ آئے جب حضورؐ غزوۂ خیبر میں مصروف تھے یہ اصحاب سالہا سال کی جدائی کے بعد اپنے آقا ومولا علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اس قدر بے تاب تھے کہ آپؐ کی مراجعت کا انتظار نہ کر سکے اور سیدھے خیبر پہنچ کر حضورؐ کی زیارت سے شاد کام ہوئے۔ حضورؐ نے نہایت مسرت سے ان کا استقبال کیا اور ہر ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اگرچہ خیبر اس وقت فتح ہو چکا تھا اور ان اصحاب کو غزوہ میں شریک ہونے کا موقع نہیں ملا تھا لیکن حضورؐ نے سب کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ حضورؐ نے مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی تو حضرت معیقیبؓ بھی آپؐ کے ساتھ مدینہ آ گئے اور یہیں مستقل اقامت اختیار کر لی۔

خیبر کے بعد فتح مکہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات پیش آئے۔ حضرت معیقیبؓ ان سب میں شریک ہوئے۔ حجۃ الوداع میں بھی حضورؐ کے ہمرکاب تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت معیقیبؓ کو جو خاص شرف حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ سرورِ عالم ﷺ نے اپنی مہر مبارک ان کی تحویل و حفاظت میں دے دی۔ یہ مہر مبارک چاندی کی انگشتری کی صورت میں تھی اس میں حبشی نگینہ تھا جس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ تھے۔ آپؐ نے اسے مکاتیب وفرامین پر ثبت کرنے کے لیے بنوایا تھا۔ اسے آپؐ کبھی کبھی بائیں ہاتھ کی انگشت مبارک میں پہنتے تھے لیکن اکثر یہ حضرت معیقیبؓ کی تحویل میں رہتی تھی۔ اس طرح وہ خاتم بردارِ رسول اللہ ﷺ کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ یہ ایک منفرد اور بہت بڑا اعزاز تھا اور اس حقیقت کا مظہر تھا کہ سرورِ کونین ﷺ کے نزدیک وہ ایک امین اور نہایت ذمہ دار آدمی تھے۔ اسی بنا پر تمام صحابۂ کرامؓ حضرت معیقیبؓ کی بے حد تعظیم وتکریم کرتے تھے۔

سرور عالم ﷺ کے کئی کاتب تھے۔ ان میں سے بعض وحی کی کتابت کرتے تھے۔ بعض امرا وسلاطین کو خطوط لکھا کرتے تھے۔ بعض اموالِ صدقات کا حساب رکھتے تھے۔ حضرت معیقیبؓ ان معدودے چند صحابہ میں سے تھے، جو نوشت وخواند میں پوری مہارت رکھتے تھے اس لیے مستقل کاتبان وحی کی غیر موجودگی میں بعض موقعوں پر انہیں بھی کتابت وحی کا شرف حاصل ہوا۔

سرور عالم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی حضرت معیقیبؓ کا اعزاز واکرام برقرار رکھا اور انہیں مالی امور کا نگران بنایا اور ان سے کتابت کا کام بھی لیا۔

حضرت عمر فاروقؓ بھی حضرت معیقیبؓ کا بہت احترام اور لحاظ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں ''بیت المال قائم کیا تو حضرت عبداللہؓ بن ارقم کو اس کا افسر اور نگران مقرر کیا اور حضرت معیقیبؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عبید القاری کو ان کا نائب بنایا۔ علّامہ شبلی نعمانی ''الفاروق'' میں رقم طراز ہیں:

''(حضرت عمرؓ نے) عبداللہؓ بن ارقم کو جو نہایت معزز صحابی تھے اور لکھنے پڑھنے میں

کمال رکھتے تھے، خزانہ کا افسر مقرر کیا۔ اس کے ساتھ لائق لوگ ان کے ماتحت مقرر کیے گئے جن میں عبدالرحمٰنؓ بن عبید القاری بھی تھے۔ معیقیبؓ کو یہ شرف حاصل تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے انگشتری بردار تھے اور اس کی وجہ سے ان کی دیانت اور امانت ہر طرح پر قطعی اور مسلم الثبوت تھی۔"

بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت معیقیبؓ کو حضرت زیدؓ بن ثابت کا مددگار بھی فرمایا تھا، جو عہدۂ کتابت پر فائز تھے۔ گویا حضرت معیقیبؓ افسر خزانہ اور افسر کتابت دونوں کی نیابت کا فرض انجام دیتے تھے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت معیقیبؓ سے بے انتہا محبت تھی۔ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ ان کے عہد خلافت میں حضرت معیقیبؓ جذام کے موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ان کے علاج پر خاص توجہ دی۔ اس دور کے نامور اطبا کو بلا کر ان کے علاج پر مامور کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر دو یمنی طبیبوں کے علاج سے اتنا ہوا کہ مرض بالکل تو رفع نہ ہوا لیکن آیندہ بڑھنے سے رُک گیا۔ عام طور پر لوگ اس قسم کے مریض کے ساتھ ملنے جلنے اور کھانے پینے سے احتراز کرتے ہیں لیکن حضرت عمر فاروقؓ ان کو اپنے ساتھ دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلاتے اور فرماتے کہ یہ برتاؤ صرف تمہارے ساتھ مخصوص ہے۔

مسند ابوداؤد میں ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی جائداد وقف کی تو اس وقف نامہ کی کتابت حضرت معیقیبؓ ہی نے کی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے بعد امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ بھی اپنے پیشروؤں کی طرح حضرت معیقیب کی تکریم و تعظیم کرتے رہے۔

ابن اثیرؒ کا بیان ہے کہ حضرت معیقیبؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت کے آخر میں وفات پائی۔

ان کی اولاد میں صرف ایک صاحب زادے محمدؒ بن معیقیبؓ کا پتہ چلتا ہے۔ بقول حافظ ابن حجرؒ انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت بھی کی ہے۔

حضرت معیقیبؓ سے مروی چند احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں دو متفق علیہ ہیں اور ایک میں امام مسلمؒ منفرد ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ